مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامام بارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

اور نماز صبح کے لیے تشریف نہ لائے۔ ظہر کے وقت اذان و اقامت کہہ کر جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تنہا تھے۔ کوئی شخص ان کے ساتھ نماز میں نہ تھا۔ نماز کے بعد اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ ''بیٹا! اس شہر والوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟''۔

بیٹے نے عرض کی۔ ''انہوں نے حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت کر لی ہے''۔

جناب مسلمؑ ہانی کے گھر میں

جناب مسلمؑ نے بیٹے کی یہ بات سن کر افسردگی کے عالم میں ہاتھ پر ہاتھ مارا اور گلی کوچوں میں سے ہوتے ہوئے محلّہ بنی خزیمہ میں پہنچے۔ وہاں کے ایک بلند گھر کے کونے میں کھڑے ہو گئے۔ اس گھر سے ایک کنیز نکلی۔ جناب مسلمؑ نے پوچھا۔ یہ کس کا گھر ہے؟ جواب ملا۔ ہانی بن عروہ کا۔ آپ نے کنیز سے فرمایا۔ تو اندر جا اور کہہ کہ ایک شخص دروازے پر کھڑا ہے۔ اگر میرا نام پوچھیں تو کہنا۔ مسلم بن عقیلؑ ہیں۔ کنیز واپس آ کر کہنے لگی۔ اے میرے آقا! گھر کے اندر تشریف لے آئیں۔ ہانی اس روز بیمار تھے۔ جب حضرت مسلمؑ تشریف لائے تو کھڑے ہونا چاہا تاکہ ان سے گلے ملیں مگر (ناتوانی کی وجہ سے) نہ مل سکے۔

ابن زیاد کے قتل کی سکیم

یہ دونوں باہم باتیں کرنے لگے۔ ابن زیاد کا تذکرہ بھی بیچ میں آیا۔ ہانی نے کہا۔ ''اے میرے آقا! وہ (ابن زیاد) میرے دوستوں میں سے ہے۔ میری بیماری کا سن کر شاید وہ میری عیادت کے لیے آئے۔ جب وہ آئے تو یہ تلوار ہاتھ میں لے کر اس کوٹھڑی میں چلے جانا۔ جب وہ آ کر بیٹھ جائے تو اسے قتل کر دینا اسے ذرا بھی مہلت نہ دینا۔ اگر وہ آپ کے ہاتھ سے بچ نکلا تو مجھے اور آپ کو قتل کر دے گا۔ میں اور آپ یہ نشانی رکھتے ہیں کہ جب میں اپنے سر سے عمامہ اتار کر زمیں پر رکھ دوں تو آپ اس پر حملہ کر کے قتل کر دیں۔ جناب مسلمؑ نے کہا۔ انشاءاللہ یہ کام میں کر لوں گا۔''

ادھر ہانی بن عروہ نے ابن زیاد کو کہلوا بھیجا کہ تو مجھے بیماری میں دیکھنے نہیں آیا۔ یہ سراسر زیادتی ہے۔ اس نے جواب میں یہ بہانہ کیا کہ مجھے تمہاری بیماری کا علم نہ تھا۔ آج رات عیادت کے لیے آؤں گا۔

ابن زیاد نماز عشاء کے بعد اپنے محافظوں کے ہمراہ ہانی کے گھر عیادت کے لیے پہنچا۔ ہانی کو بتایا کہ ابن زیاد دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ ہانی نے اپنے کنیز کو کہا کہ تلوار جناب مسلمؑ کو دے دو۔ جناب مسلمؑ تلوار لے کر کوٹھڑی میں چلے گئے۔ ابن زید آ کر ہانی کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کا محافظ سرہانے کھڑا تھا۔ ابن زیاد ہانی سے باتوں میں مشغول ہو گیا اور احوال پرسی کرنے لگا۔ ہانی نے بھی اپنے مرض کا حال بتایا۔ اس وقت اپنا عمامہ سر سے اتار کر زمین پر رکھا۔ لیکن جناب مسلمؑ کوٹھڑی سے باہر نہ آئے۔ دوبارہ اور پھر تیسری بار عمامہ سر پر رکھ کر زمین پر رکھا۔ لیکن مسلمؑ کوٹھڑی سے باہر نہ آئے۔ ہانی نے سر اونچا کر کے اس انداز میں کہ جناب مسلمؑ کو سنا رہے ہیں یہ اشعار پڑھے۔

"تم سلمیٰ کے بارے میں منتظر ہو کر بھی اسے سلام نہیں کرتے۔ سلمیٰ کو سلام کرو اور اس کے ہر ساتھی کو بھی۔ آیا شربت خوش ذائقہ نہیں جو کہ پیاس کے بجھانے کے لیے پیتا ہوں۔ اگرچہ وہ مجھے جان سے مار ڈالے۔ اگر سلمیٰ کو تمہارے بارے میں ذرا شک بھی ہو گیا تو ہرگز تم اس کے وار سے محفوظ نہ رہو گے"۔

ہانی یہ اشعار بار بار دہراتے رہے لیکن ابن زیاد نے کوئی توجہ نہیں کی۔ البتہ یہ پوچھا کہ ہانی ہذیان کیوں بک رہا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد ابن زیاد وہاں سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس چلا آیا۔

جناب مسلمؑ باہر آئے۔ ہانی نے کہا۔ آپ نے کس وجہ سے اسے قتل نہ کیا؟ جناب مسلمؑ نے فرمایا۔ پیغمبرؐ خدا کی روایت جو میں نے سنی ہوئی تھی کہ کسی مسلمان کو قتل کرنے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ جناب ہانی نے کہا اگر آپ اسے قتل کر دیتے تو ایک کافر کو مارتے۔

تاریخ اعثم کوفی
از
احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

تاریخِ اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

ناشر

علی پبلیکیشنز جنازگاہ، مزنگ لاہور

خیر خواہی جتا کر کہنا میں ایک ہزار درہم لایا ہوں آپ یہ روپیہ اپنے کاموں پر صرف کریں۔ وہ روپیہ پا کر تجھے اپنا ہوا خواہ سمجھیں گے اور اپنا دوست جان کر تجھ پر بھروسہ کریں گے پھر تو جو کچھ حالات دیکھے اور سنے مجھ سے آ کر بیان کر۔
معقل عبیداللہ کی ہدایات کے مطابق روپیہ لے کر مسجد کوفہ میں آیا۔ حسب اتفاق امیر المومنین علیؑ کے گروہ کے ایک شخص مسلم بن عوسجہ اسدی کو دیکھا۔ اس کے پاس بیٹھ کر کہا میں شام کا باشندہ ہوں۔ ایک ہزار درہم میرے پاس ہیں سنا ہے کہ خاندان نبوت میں کوئی شخص یہاں آیا ہے اور فرزند رسول خداؐ کے واسطے لوگوں سے بیعت لے رہا ہے اگر تو مہربانی کر کے مجھے اس کے پاس پہنچا دے اور میں اس کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں تو یہ مال اسے دے دوں کہ وہ اپنے خرچ میں لائے میں تیرا بہت ہی احسان مند رہوں گا اگر تو چاہے تو اس شخص کے پاس جانے سے پہلے تجھ سے بیعت کر لوں۔
مسلم ابن عوسجہ نے جانا کہ وہ سچ بولتا ہے۔ قول قسم لے کر اور مضبوط عہد و پیمان کے بعد کہا اب تو چلا جا کل میرے پاس آنا۔ میں تجھے اس کے پاس پہنچا دوں گا۔ معقل وہاں سے چلا آیا۔ اور عبیداللہ سے سب حال کہہ سنایا۔ اس نے کہا دیکھ مردوں کی طرح اس کام کو انجام دینا۔

پھر لوگوں سے شریک بن الاعور ہمدانی کا حال پوچھا۔ جو بصرہ سے اس کے پاس آیا تھا اور کوفہ میں پہنچ کر سخت بیمار ہو گیا تھا۔ گھر سے باہر نہ آ سکتا تھا۔ انہوں نے کہا وہ بہت ہی ناتواں ہو گیا ہے۔ عبیداللہ نے کہا ہم اس کی عیادت کے لئے جائیں گے۔ شریک کو مسلم کا حال معلوم تھا اس نے کہا اے مسلم کل عبیداللہ میری عیادت کے لئے آئے گا۔ اسے باتوں میں لگا لوں گا اور تم اسے تلوار سے ایک ہلاکت خیز ضرب لگانا۔ پھر شہر کوفہ تمہارے قبضے میں آ جائے گا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو بصرہ کو بھی تیرے تصرف میں لاؤں گا۔ دوسرے دن عبیداللہ سوار ہو کر ہانی کے دروازہ پر آیا اور شریک کی عیادت کے لے گھوڑے سے اتر کر اس کے پاس جا بیٹھا۔ شریک اس سے گفتگو کرنے لگا اور جس امر کو وہ پوچھتا بتاتا رہا۔ اور چاہا کہ نکل کر اس کا کام تمام کر دے۔

ادھر مسلم نے تلوار میان سے باہر کر کے چاہا کہ اندر سے نکل کر عبیداللہ کا کام تمام کر دے۔ ہانی نے کہا خدا کے لئے ایسا کام نہ کر میرے گھر میں بہت سے بچے اور عورتیں ہیں۔ قتل کے واقعہ سے بہت خوف کھائیں گے۔ مسلم بن عقیل نے غصہ ہو کر تلوار ہاتھ سے ڈال دی۔ شریک اب بھی عبیداللہ کو باتوں میں مشغول رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اور کچھ کچھ باتیں دریافت کرتا رہا کہ اب بھی مسلم اسے آ کر مار ڈالے۔ آخر عبیداللہ کو بھی کچھ شبہ سا ہو گیا دل میں ڈرا اور وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔

عبیداللہ کے جانے کے بعد مسلم اور ہانی باہر آئے۔ شریک نے کہا تم نے اچھا موقع کھو دیا۔ کیوں اسے ہلاک نہ کر دیا۔ مسلم نے کہا مجھے ہانی نے اس امر سے روک دیا اور کہا میری عورتیں اور بچے اس قتل سے خوف کھا جائیں گے۔ شریک نے دونوں کو ملامت کی اور کہا اس بد اعتقاد فاسق کو بہت آسانی سے پکڑ سکتے تھے تم نے بڑی غلطی کی پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئے گا۔ شریک تین دن زندہ رہا پھر رحمت حق کے شامل حال ہو گیا۔

عبیداللہ نے دار الامارۃ سے نکل کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر اپنے مکان پر چل گیا۔ دوسرے دن معقل نے مسلم بن عوسجہ کے پاس آ کر کہا تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مکہ سے آئے ہوئے شخص کے پاس لے چلوں گا کہ میں اس کی زیارت کر سکوں۔ اور یہ مال اسے دے دوں تو شاید اپنے وعدے سے پھر گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے اقرار کو پورا کر۔ مسلم نے کہا میں اپنے اقرار کو پورا کروں گا۔ شریک کی وفات کے سبب فرصت نہ ملتی تھی۔ کیونکہ وہ بڑا نیک خصلت اور امیر المومنین علی علیہ السلام کے خیر خواہوں میں سے تھا۔ معقل نے کہا وہ شخص جو مکہ سے آیا ہوا ہے ہانی کے گھر میں موجود